از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 19 اگست 1959

دی ہندوستان فارسٹ کمپنی

بنام

لال چند و دیگراں

(ایس آر داس، چیف جسٹس ایس کے داس، اے کے سار کر، کے این وانچو اور ایم حیدیات اللہ، جسٹس صاحبان)

حد بندی- باہمی اکاونٹ- باہمی مطالبات- سامان کی فراہمی کا معاہدہ- سامان اور ادائیگیوں کی ترسیل، آیا آزاد ذمہ داریاں ہوں- جموں وکشمیر لمیٹیشن ایکٹ، 1995 (جموں وکشمیر IX، سال 1995)، دفعہ 115- انڈین لمیٹیشن ایکٹ، 1908 (9، سال 1908)، دفعہ 85.

سامان کی فروخت کے معاہدے کے تحت، خریدار نے فراہم کیے جانے والے سامان کی قیمت کے لیے پیشگی رقم ادا کی اور اس کے بعد فروخت کنندگان کے ذریعے مختلف مقدار میں سامان پہنچایا گیا۔ خریدار وقتاً فوقتاً سامان کی ترسیل کے بعد اس کی قیمت کے لیے مختلف دیگر ادائیگیاں کرتا تھا۔ سامان کی آخری ترسیل 23 جون 1947 کو کی گئی تھی، اور یہ مقدمہ 10 اکتوبر 1950 کو فروخت کنندگان کے ذریعے سامان کی بقایا قیمت کے توازن کے لیے لایا گیا تھا۔ فروخت کنندگان نے دلیل دی کہ مقدمہ وقت کے اندر ہے اور جموں وکشمیر لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 115 پر منحصر ہے جس کے تحت باہمی، کھلے اور کرنٹ اکاؤنٹ پر واجب الادا بقایا کے لئے مقدمہ کے لئے حد کی مدت چھ سال تھی، جہاں فریقین کے مابین باہمی مطالبات رہے ہیں۔

قرار پایا گیا کہ، وہ دفعہ 115 مقدمے پر لاگو نہیں تھا کیونکہ باہمی مطالبات کی بنیاد پر کوئی باہمی حساب نہیں تھا۔ خریدار کی طرف سے ترسیل کے بعد کی گئی ادائیگی ان ترسیل وں کی وجہ سے واجب الادا قیمت ادا کرنے کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے تھی۔ پیشگی ادا کی گئی رقم معاہدے کے تحت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

واجبات کی ادائیگی کے لیے ادا کی گئی تھی، ایسی ادائیگیوں میں سے کسی نے بھی خریدار کے لیے فروخت کنندگان میں آزادانہ ذمہ داری پیدا نہیں کی۔

ٹی فائنانسنگ سنڈیکیٹ لمیٹڈ بنام چندر کمل باز بروا، (1930) آئی ایل آر۔ 58 کلکتہ۔ 649، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 161، سال 1955۔

2009 کی اپیل نمبر 1 میں جموں و کشمیر عدالت عالیہ کے 4 جیٹھ 2011 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، جو 2007 کے اصل مقدمہ نمبر 40 میں مذکورہ عدالت عالیہ کے سیکنڈ ماگھ 2008 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے کپور اور این ایچ ہنگورانی۔

جواب دہندگان کے لیے بھوانی لال اور کے پی گپتا۔

19.1959 اگست۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سارکر نے سنایا۔

جسٹس سارکر۔ یہ اپیل جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ میں فروخت شدہ اور ترسیل شدہ سامان کی قیمت کی وصولی کے لیے دائر مقدمے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں شامل واحد نکتہ یہ ہے کہ آیا یہ مقدمہ جموں و کشمیر لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 115 کے تحت چلایا گیا تھا۔ نچلی عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے، اور اس اپیل میں اس متدعویہ نہیں کیا گیا ہے، کہ اگر اس آرٹیکل کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، تو مقدمہ حد کی بنیاد پر ناکام ہو جائے گا۔

نومبر 1946 میں کسی وقت فریقین نے فروخت کنندگان، جواب دہندگان، خریدار، اپیل کنندہ کو 5000 من مکئی، 500 من گندم اور 100 من دال کی فراہمی کے لیے تحریری قرارداد کیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ جس تاریخ کو یہ بنایا گیا تھا خریدار نے فروخت کنندگان کو 3,000 روپے ادا کیے تھے اور دس یا بارہ دنوں کے اندر 10,000 روپے کی مزید رقم پیشگی کے طور پر اور ہر ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد فراہم کردہ سامان کی قیمت کے لیے بقایا رقم ادا کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ 10,000 روپے کی مذکورہ رقم بعد میں خریدار نے فروخت کنندگان کو ادا کی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس کے بعد فروخت کنندگان کے ذریعے خریدار کو مختلف مقدار میں سامان پہنچایا گیا اور اگرچہ اس طرح کی ترسیل معاہدے میں بتائے گئے اوقات میں سختی سے نہیں کی گئی تھی، لیکن انہیں خریدار نے قبول کر لیا تھا۔ خریدار نے اس کے بدلے میں ترسیل کیے گئے سامان کی قیمت کے لیے مختلف ادائیگیاں کیں لیکن ماہ بہ ماہ نہیں اور اسے مزید پوری ادائیگی نہیں کی۔ سامان کی آخری ترسیل 23 جون 1947 کو کی گئی تھی، اور واجب الادا قیمت کے توازن کے لیے 10 اکتوبر 1950 کو سوٹ لایا گیا تھا۔

مقدمے کی سماعت کرنے والے ہائی کورٹ کے فاضل جج نے کہا کہ آرٹیکل 115 میں کوئی درخواست نہیں ہے اور مقدمے کو محدود قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا۔ فروخت کنندگان نے اپیل دائر کی جس کی سماعت عدالت عالیہ کے دو دیگر فاضل ججوں نے کی۔ ہائی کورٹ کی اپیلیٹ بنچ کے فاضل ججوں نے کہا کہ جموں و کشمیر لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 115 کا اطلاق ہوتا ہے اور مقدمہ پر پابندی نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپیل کی اجازت دی اور بیچنے والوں کے حق میں ڈگری پاس کی۔ خریدار اب اس عدالت میں اپیل میں آیا ہے۔

جموں و کشمیر لمیٹیشن ایکٹ کا آرٹیکل 115 جو انڈین لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 85 کی طرح ہی ہے سوائے حد بندی کی مدت کے، ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

مقدمہ کی تفصیل	حد کی مدت	وہ وقت جب سے دور شروع ہوتا ہے
باہمی، کھلے اور کرنٹ کھاتوں پر بقایا واجب الادا کے لیے، جہاں فریقین کے درمیان باہمی مطالبات ہوئے ہیں۔	چھ سال	اس سال کا اختتام جس میں آخری آئٹم کو قبول کیا گیا یا ثابت کیا گیا ہے اکاؤنٹ میں درج کیا گیا ہے: ایسا سال جس کا حساب اکاؤنٹ میں کیا جائے۔

اگر آرٹیکل کا اطلاق ہوتا ہے تو مقدمہ واضح طور پر وقت کے اندر ہو گا کیونکہ اکاؤنٹ میں درج کی گئی آخری چیز 23 جون 1947 کو پائی گئی تھی۔ بار میں بحث کا واحد سوال یہ ہے کہ کیا فریقین کے درمیان اکاؤنٹ باہمی تھا۔

باہمی کھاتہ کیا ہے، اس سوال پر عدالتوں نے اکثر غور کیا ہے اور اس کا تعین کرنے کے لیے جائزہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے۔ ٹی فنانسنگ سنڈیکیٹ لمیٹڈ بنام چندر کمل بزبرواہ ([1]) کا معاملہ حوالہ دیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جا سکتا ہے۔ وہاں ایک کمپنی چائے کی جائیداد کے مالک کو قرض کے ذریعے پیسے آگے بڑھا رہی تھی اور مالک کمپنی کو چائے فروخت اور قیمت کی وصولی کے لیے بھیج رہا تھا۔ ایک مقدمے میں جو کمپنی نے چائے کی جاگیر کے مالک کے خلاف دائر کیا، چائے کی فروخت سے حاصل شدہ قیمت کے حساب کے بعد کی گئی پیشگی ادائیگیوں کے بقایا کی وصولی کے لیے، سوال اٹھا کہ آیا یہ معاملہ متقابل مطالبات کا ہے جس کے نتیجے میں دونوں فریقوں کے درمیان کھاتا باہمی بن جاتا ہے اور اس پر بھارتی قانونِ حد (انڈین لمیٹیشن ایکٹ) کی دفعہ 85 لاگو ہوتی ہے۔ رینکن، چیف جسٹس، نے صفحہ 668 پر سوال کے حل کے لیے جو معیار بیان کیا، وہ درج ذیل الفاظ میں تھا:

"میرے خیال میں اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ باہمی مطالبات کی ضرورت شامل ہے، جیسا کہ تمام بھارتیہ مقدمات نے ہالووے، اے سی جے کے بعد فیصلہ کیا ہے، ہر طرف کے لین دین دوسری طرف آزادانہ ذمہ داریاں پیدا کرتے ہیں اور نہ کہ صرف ایسے لین دین جو ایک طرف ذمہ داریاں پیدا کرتے ہیں، دوسری طرف وہ محض اس طرح کی ذمہ داریوں کی مکمل یا جزوی ادائیگی ہیں۔ یہ مزید واضح ہے کہ سامان کے ساتھ ساتھ رقم بھی ادائیگی کے ذریعے بھیجی جا سکتی ہے۔ لہذا ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا دستاویز کے تحت مدعاعلیہ کی طرف سے مدعی کو فروخت کے لیے بھیجی گئی چائے محض مدعاعلیہ کے قرض کی ادائیگی کے ذریعے بھیجی گئی تھی یا آیا یہ فروخت شدہ چائے کے مالک کے طور پر مدعاعلیہ کا حساب بنانے کے لیے بنائے گئے لین دین کے دوران بھیجی گئی تھی، جو کریڈٹ اکاؤنٹ میں لائے جانے پر مدعاعلیہ کی ذمہ داری کو کم کرنے کے لیے باہمی تصفیہ کے ذریعے کام کرے گا۔"

رینکن، چیف جسٹس کے مشاہدے سے ہماری عدالتوں میں کبھی اختلاف نہیں ہوا اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قانون کو درست طریقے سے بیان کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ کے اپیلٹ بنچ کے فاضل ججوں نے بھی اسی امتحان کا اطلاق کیا ہے جو رینکن، چیف جسٹس نے مقرر کیا تھا۔ تاہم وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ فریقین کے درمیان حساب درج ذیل وجوہات کی بنا پر باہمی تھا:

"اس کے بعد بات خود کو اس حقیقت تک محدود کر لیتی ہے کہ مدعاعلیہ کمپنی نے اناج کی فراہمی کے لیے مدعیوں کو ایک خاص رقم پیش کی تھی۔ اس میں مدعیوں کو ماہانہ ادائیگیوں کا سوال خارج ہوتا ہے۔ مدعیوں کو ایک خاص رقم موصول ہونے کے بعد، وہ اس حد تک مدعاعلیہ کمپنی کے مقروض بن گئے، اور جب فراہمی 13,000 روپے سے تجاوز کر گئی تو مدعاعلیہ کمپنی مدعی کی مقروض بن گئی اور بعد میں جب دوبارہ مدعی کی فراہمی ان کو ادا کی گئی رقم سے تجاوز کر گئی تو مدعاعلیہان دوبارہ مقروض بن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئے۔ یہ ظاہر کرے گا کہ ہر طرف لین دین اور لین دین کا باہمی تعلق تھا جو دوسرے پر آزادانہ ذمہ داریاں پیدا کرتا تھا۔"

استدلال واضح طور پر غلط ہے۔ فاضل ججوں کی طرف سے بیان کردہ حقائق پر لین دین میں کوئی باہمی تعاون نہیں تھا؛ کوئی آزاد ذمہ داریاں نہیں تھیں۔ حقیقت میں جو ہوا وہ یہ تھا کہ فروخت کنندگان نے سامان کی ترسیل کا کام شروع کر دیا تھا اور خریدار ان کے لیے ادائیگی کرنے پر راضی ہو گیا تھا اور جزوی طور پر پیشگی ادائیگی کر دی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ جہاں تک سامان کی ترسیل کے بعد ادائیگیاں کی گئی تھیں، وہ واجب الادا قیمت کی طرف کی گئی تھیں۔ اس طرح کی ادائیگیاں خریدار کو ترسیل کیے گئے سامان کی قیمت ادا کرنے کے لیے ترسیل کے ذریعے پیدا کی گئی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ہوتی تھیں اور خریدار کے حق میں بیچنے والوں پر کوئی ذمہ داری پیدا نہیں ہوتی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ فاضل ججوں نے ان ادائیگیوں کے نتائج کے بارے میں متضاد نظریہ نہیں اختیار کیا ہے۔

تاہم فاضل ججوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ترسیل شروع ہونے سے پہلے خریدار کی طرف سے 13,000 روپے کی پیشگی ادائیگی، فروخت کنندگان کو خریدار کا مقروض بنا دیتی ہے اور خریدار کے حق میں فروخت کنندگان پر ایک ذمہ داری پیدا کر دیتی ہے۔ بظاہر یہی وہ وجہ تھی جس کی وجہ سے وہ اس خیال کی طرف راغب ہوئے کہ باہمی مطالبات تھے اور یہ کہ لین دین نے ہر فریق پر آزادانہ ذمہ داریاں پیدا کر دی تھیں۔ یہ نظریہ بے بنیاد ہے۔ 13,000 روپے کی رقم ترسیل کیے جانے والے سامان کی قیمت کی پیشگی ادائیگی کے طور پر ادا کی گئی تھی۔ اس کی ادائیگی معاہدے کے تحت پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے کی گئی تھی۔ اس کی ادائیگی معاہدے کی قیود کے تحت کی جاتی تھی جو سامان خریدنے اور ان کی ادائیگی کے لیے ہوتی تھی۔ اس نے خود خریدار کے حق میں فروخت کنندگان پر کوئی ذمہ داری پیدا نہیں کی۔ اس کا ارادہ باقی معاہدے سے علیحدہ آزاد لین دین کے مترادف نہیں تھا اور نہ ہی تھا۔ فروخت کنندگان پر سامان کی فراہمی کی ذمہ داری عائد ہوتی تھی لیکن یہ ذمہ داری معاہدے سے پیدا ہوتی تھی نہ کہ صرف پیشگی ادائیگی سے۔ اگر بیچنے والے سامان کی فراہمی میں ناکام رہے ہوتے، تو وہ قیمت کی وجہ سے پیشگی رقم واپس کرنے کے ذمہ دار ہوتے اور نقصانات میں بھی ذمہ دار ہوتے، لیکن اس طرح کی ذمہ داری معاہدہ سے پیدا ہوتی، نہ کہ پیشگی رقم کی حقیقت سے۔ اس طرح کی ناکامی کے علاوہ، خریدار پیشگی ادا کی گئی رقم کی وصولی نہیں کر سکا۔ تاہم، فروخت کنندگان کی طرف سے سامان کی فراہمی میں کسی قسم کی غلطی کے بارے میں کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا ہے۔ اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیے اس معاملے میں مطالبات کا کوئی باہمی تعاون شامل نہیں تھا۔ جموں و کشمیر لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 115 کا اطلاق اس مقدمے پر نہیں کیا جا سکتا۔

ایسا لگتا ہے کہ فاضل ججوں نے یہ رائے بھی اختیار کی ہے کہ چونکہ سامان معاہدے میں طے شدہ اوقات پر نہیں پہنچایا گیا تھا، اور واجب الادا قیمتیں مہینوں کے اختتام پر ادا نہیں کی گئیں، اس لیے فریقین نے واضح طور پر معاہدے کی پابندی نہ کرنے کے اپنے ارادے کا اشارہ کیا۔ ہم اس نظریے سے متفق نہیں ہو سکتے۔ اس طرح کے طرز عمل سے صرف یہ اشارہ ملتا ہے کہ فریقین نے سامان کی فراہمی اور قیمت کی ادائیگی کے معاہدے کے تحت طے شدہ وقت میں توسیع کی تھی، جس سے معاہدہ دوسری صورت میں متاثر نہیں ہوا تھا۔

فاضل ججوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ معاہدے میں یہ نہیں بتایا گیا کہ پیشگی رقم کو کیسے ایڈجسٹ کیا جائے۔ لیکن یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ جب معاہدہ یہ فراہم کرتا ہے کہ پیشگی رقم واجب الادا ہونے والی قیمت کی طرف تھی، جیسا کہ خود فاضل ججوں نے قرار دیا تھا، تو اس کے بعد ضروری مضمرات سامنے آتے ہیں کہ پیشگی رقم کو واجب الادا ہونے پر قیمت کے مقابلے میں ایڈجسٹ کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے معاہدے میں پیشگی رقم کو ایڈجسٹ کرنے کا التزام تھا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بھی مناسب ہے کہ یہ کسی حد تک دلچسپ ہے کہ آرٹیکل 115 کے اطلاق کے بارے میں کسی بھی سوال کو اٹھانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس آرٹیکل کا اطلاق خصوصی حقائق پر منحصر ہے۔ اس طرح کا کوئی حقائق منظر عام پر نہیں آتا۔ اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ اکاؤنٹ باہمی تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر عدالتِ عالیہ کے فاضل ججوں کی توجہ اس معاملے کے اس پہلو کی طرف مبذول کرائی گئی ہوتی تو وہ آرٹیکل 115 کے بارے میں کوئی سوال اٹھانے کی اجازت نہیں دیتے، اور فریقین اس طرح کافی اخراجات کی بچت کرتے۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔ عدالت عالیہ کے اپیلٹ بنچ کے فاضل ججوں کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ اس عدالت میں اخراجات اور عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کی سماعت کا حقدار ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document